نمازِ جنازہ میں سلام پھیرنے اور ہاتھ چھوڑنے کا درست طریقہ

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Fsd-8583 تاریخ: 23-10-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض لوگوں کو دیکھا ہے نماز جنازہ کے آخر میں ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیرتے ہیں اور کچھ لوگ ہاتھ باندھ کر سلام پھیرتے ہیں، جبکہ بعض دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد دایاں ہاتھ اور بائیں جانب سلام پھیرنے کے بعد بایاں ہاتھ کھولتے ہیں، شرعی رہنمائی فرمائیے اس بارے میں درست طریقہ کیا ہے، کیا چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیرنا ہے؟ اگر یہی درست طریقہ ہے، تو جو اس کا الٹ کرے، اس کی نماز کا کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نمازوں میں کس مقام پر ہاتھ باندھنے ہیں اور کس پر نہیں، اِس کے متعلق اُصول یہ ہے کہ ہر وہ قیام جس میں قرار (ٹھہراؤ) ہو اور اُس میں کوئی مسنون ذکر ہو، تو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے، جیسے ثناء اور دعائے قنوت پڑھتے ہوئے اور جس میں کوئی مسنون ذکر نہ ہو، تو اس میں ہاتھ نہ باندھنا سنت ہے، بلکہ یونہی لٹکا دینا سنت ہے، جیسا کہ تکبیراتِ عیدین کے وقت کہ نہ تو وہ ذی قرار قیام ہے اور نہ ہی اس میں کوئی مسنون ذکر ہے۔

اس تفصیل کے بعد صورتِ مسئولہ کا جواب یہ ہے کہ نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر سے پہلے

تک ہر تکبیر کے بعد ذکرِ مسنون اور قرار (ٹھہرنا) موجود ہے، اس لیے چوتھی تکبیر سے پہلے تک ہاتھ باندھنا سنت ہے، مگر چوتھی تکبیر کے بعد کوئی ذکرِ مسنون موجود نہیں اور نہ ہی اب ٹھہرنے کا حکم ہے، بلکہ اب خروج عن الصلاۃ یعنی نماز سے نکلنے کا وقت ہے اور نماز سے نکلنے کے لیے شریعت میں کہیں بھی ہاتھ باندھنا لازم نہیں کیا گیا، لہٰذا چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ کر ہی سلام پھیرنا سنت اور دُرست طریقہ ہے، ہاتھ باندھ کر سلام پھیرنا یا دائیں طرف سلام پھیر کر دایاں ہاتھ اور بائیں طرف سلام پھیر کر بایاں ہاتھ چھوڑنا سنت نہیں، فقہائے کرام نے یونہی تصریح فرمائی ہے، تاہم اگر کسی نے یہ طریقہ اختیار کر لیا ہو، تو اس کی نماز ہو گئی کہ اصلِ نماز یا کسی رکنِ نماز میں خلل واقع نہیں ہوا۔

نماز میں ہاتھ باندھنے اور کھولنے کے متعلق اُصول بیان کرتے ہوئے علامہ بُرہانُ الدین مَرغینانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 593ھ / 1196ء) لکھتے ہیں: ”والأصل أن كل قيام فيه ذكر مسنون يعتمد فيه ومالا فلا هو الصحيح“ ترجمہ: اور اُصول یہ ہے کہ ہر وہ قیام جس میں ذکرِ مسنون ہو، اس میں ہاتھ باندھے گا اور وہ قیام جس میں مسنون ذکر نہیں، اس میں ہاتھ نہیں باندھے گا، یہی صحیح ہے۔

(الھدایہ، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 101، مطبوعہ لاھور)

اسی طرح جوہرۃ النیرہ، فتح القدیر، بنایہ شرح ہدایہ، مجمع الانہر، طحطاوی اور عامۂ کتب فقہ میں ہے۔

اسی طرح ہاتھ باندھنا اُس قیام کی سنت ہے، جس میں قرار ہو، چنانچہ علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 970ھ / 1562ء) اور علامہ شمس الدین تمرتاشی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1004ھ) لکھتے ہیں، واللفظ للثانی وبین القوسین عبارۃ رد المحتار: ”وهو سنة

قيام له قرار فيه ذكر مسنون (اى: مشروع فرضا او كان واجبا او سنة) فيضع حالة الثناء، وفي القنوت و تكبيرات الجنائز" ترجمہ: نماز میں ہاتھ باندھنا اس قیام کی سنت ہے جس میں قرار اور ذکرِ مسنون یعنی مشروع ذکر ہو، خواہ فرض، واجب یا سنّت ہو، لہٰذا ثناء، دعائے قنوت اور جنازے کی چار تکبیروں تک ہاتھ باندھ کر رکھے گا۔

(تنویر الابصار مع درمختار، جلد2، صفحہ 229، 230، مطبوعہ کوئٹہ)

نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیرنے کی تصریح کرتے ہوئے علامہ طاہر بن احمد بن عبد الرشید بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 542ھ) لکھتے ہیں:" ولا يعقد بعد التكبير الرابع لانه لايبقى ذكر مسنون حتى يعقد فالصحيح انه يحل اليدين ثم يسلم تسليمتين هكذا في الذخيرة" ترجمہ: اور چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ نہیں باندھے گا، کیونکہ اب کوئی مسنون ذکر باقی نہ رہا کہ جس کے لیے ہاتھ باندھے رکھے، لہٰذا صحیح یہ ہے کہ وہ دونوں ہاتھ کھول دے، پھر دونوں سلام پھیرے، یونہی ذخیرہ میں ہے۔

(خلاصۃ الفتاوی، کتاب الصلاۃ، جلد1، صفحہ 225، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/ 1921ء) سے سوال ہوا کہ نمازِ جنازہ میں سلام ہاتھ چھوڑنے کے بعد پھیرنا چاہیے یا قبل ہاتھ چھوڑنے کے، افضل کیا ہے؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:" ہاتھ باندھنا سُنّت اس قیام کی ہے جس کے لیے قرار ہو، کمافی الدرالمختار وغیرھا من الاسفار، سلام وقتِ خروج ہے اُس وقت ہاتھ باندھنے کی طرف کوئی داعی نہیں، تو ظاہر یہی ہے کہ تکبیرِ چہارم کے بعد ہاتھ چھوڑ دیا جائے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد9، صفحہ 194، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اسی صفحہ پر ایک اور سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:" ظاہر ہے کہ چوتھی تکبیر کے بعد نہ

قیامِ ذی قرار ہے، نہ اس میں کوئی ذکرِ مسنون، تو ہاتھ باندھے رہنے کی کوئی وجہ نہیں۔ تکبیرِ رابع کے بعد خروج عن الصلاۃ کا وقت ہے اور خروج کے لیے اعتماد (ہاتھ باندھنا) کسی مذہب میں نہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد9، صفحہ194، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) سے سوال ہوا: "نمازِ جنازہ میں ہاتھ کھول کر سلام پھیرنا چاہیے یا باندھ کر یا دونوں طرح جائز ہے؟ تو آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: "ہاتھ کھول کر سلام پھیرنا چاہیے۔ یہ خیال کہ تکبیرات میں ہاتھ باندھے رہنا مسنون ہے، لہٰذا سلام کے وقت بھی ہاتھ باندھے رہنا چاہیے، یہ خیال غلط ہے۔ وہاں ذکرِ طویل مسنون موجود ہے، اس پر قیاس، قیاس مع الفارق ہے۔"

(فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ317، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

یونہی فتاویٰ نوریہ میں ہے۔

(فتاویٰ نوریہ، جلد2، صفحہ275، مطبوعہ دار العلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

07 ربیع الاخر 1445ھ/23 اکتوبر 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے